السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چھ ماہ کی بچی فوت ہوئی تو اسے ایک ایسے بچے کی قبر میں دفن کر دیا گیا تھا کہ جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی چھٹے مہینے اسقاط ہو گیا تھا۔ کیا اس طرح (دونوں کو ایک قبر میں دفن) کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جن لوگوں نے ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکم شریعت یہ ہے کہ ہر میت کو الگ الگ قبر میں دفن کیا جائے، اسی سنت پر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ ہاں اگر دو یا دو سے زیادہ میتوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کی کوئی ضرورت و حاجت ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ ''صحیحین'' اور دیگر کتب حدیث میں ہے کہ ضرورت و حاجت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ شہداء احد میں سے دو دو یا تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا جائے۔[1] اب اس دفن شدہ بچی اور ساقط شدہ جنین کی قبر کھودنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اب وقت ختم ہو گیا اور جس نے ازراہ جہالت ایسا کیا اسے کوئی گناہ بھی نہ ہو گا، البتہ ہر اس شخص کے لیے یہ ضروری ہے جو کسی بھی عبادت یا کسی اور کام کو کرنے لگے تو یہ معلوم کرے کہ اس کے لیے احکام الٰہی کیا ہیں تاکہ وہ کسی ایسے امر کا ارتکاب نہ کر بیٹھے جو شرعاً ممنوع ہو۔

---

[1] صحیح بخاري' الجنائز' باب دفن الرجلین والثلاثة في قبر' حدیث: 1345

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ59

محدث فتویٰ